نور محمد صلی الله

اول ما خلق الله نوری

بعونه تعالی این نسخه شریف مسمّی به



مقدس نور نامه

باهتمام پنڈت گلاب شنکر حسن طبع یافت

در بریلی بمطبع نت بودهنی

اگر یک بار بر کلوخ یا سنگریزه برا دمیده در آتش سوزان اندازد هنوز نوبت ده دوازده کلوخ یا سنگریزه اندازد نرسد که آتش فرو نشیند علی هذا القیاس دیگر صفات این رباعی نیز بسیار اند

روایت است از شیخ عبد الله احراری قدس سره که این رباعی شریف کلید هر قفل مصائب است

مصرعه سوم

اگر این رباعی یازده بار خواند هر مرض و دشمنی یا حاجتی بود از گزند آتش محفوظ ماند اگر تا یازده روز یازده بار هر روز خواند هر طلق غیبی وے شوق خوانده دم کند ان شاء الله العزیز شوق کامل پیدا گردد و علم حاصل کند ز برخورداری یابد +

اگر ماه نو دید یازده بار این رباعی خوانده بر خود دم کند ان شاء الله تعالی تمام ماه بخیر و خوشی گذرد علی هذا یازده بار خوانده بر مریض دم کند زود تر صحت کامل حاصل شود [illegible]

الله و قلب عمر الله

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرون پہلے مین اوسکی حمد و ثنا / کہ قدرت سی اوسکی ہی کیا کیا بنا
وہ ایسا ہی خالق ہی پروردگار / کہ پیدا کئی جسنے لیل و نہار
اوسی کی یہ قدرت ہی شمس و قمر / جو گردش مین رہتی ہین شام و سحر
ستارون سے دی زیب افلاک کو / بشر سے منور کیا خاک کو
عجب باغ عالم کو دی کچھ بہار / کھلائی ہر اک رنگ کی گل ہزار
ہر اک شی جہان تک کہ موجود ہے / اوسی سی ہی پیدا وہ معبود ہے
درخت و گل و برگ و شبنم صبا / اوسی کا کرین ذکر صبح و مسا
اگر آب و آتش ہی یا خاک و باد / یہہ جتنے ہین سب اوسکی ہین محو یاد

نور نامہ

زبانِ عرب میں یہہ تھا لا کلام | کیا نظم ہندی میں میں نی تمام
اگرچہ تھی افصح وہ عربی زبان | ولیکن سمجھہ اوسکی تھی بس گران
سمجھہ اوسکی ہر اک کو دشوار تھی | کہ ہندی زبان یان تو درکار تھی
اسی کے سبب میں نی کر فکر و غور | لکھا نور نامہ کو ہندی کے طور
پڑھیگا جو اسکو تو ہوگا ثواب | سُنے دل سی جو اسکو ہو کامیاب
حقیقت ہے اسمین لکھی نور کی | محمدؐ نبی حق کے منظور کی
یقین اسپہ لاوے جو کوئی تمام | تو جنت میں پاویگا عالی مقام
مگر جو نمانیگا اسکو سہی | تو یہ جانیو ہوگا وہ دوزخی
سنے جو کوئی اسکو با اعتقاد | کرے مجکو بھی فاتحہ میں وہ یاد
یہی عرض ہی میری سن تجا ربا | کہ تو بھی کری میری حق میں دعا
دعا ہی کہ یارب انت الغفور | مصنف کو تو بخشدیجو ضرور

دربیان آغاز پیدائش نور محمد صلعم

سنو یا سنے اب نور کی ابتدا | روایت صحیحہ میں ہی یون لکھا

نور نامہ

مین دیکھا کیا سال ستر ہزار — کرو تم میری بات کا اعتبار

نبی نی کہا وہ میرا نور تھا — ستارہ جو دیکھا تھا تو نی بجا

سوا اس سی بہی آگی میرا نور تھا — برس لاکھہ پچاس پیدا ہوا

خدا نے کیا پہلے پیدا وہ نور — کیا اپنی قدرت سے اوسکا ظہور

نبی نی یہہ جبریٔل سی پھر کہا — کہ سُن اب میرے نور کا ماجرا

میرا نور جسوقت پیدا ہوا — خدا کو اوسیوقت سجدہ کیا

یہہ فرمان آیا کہ نورِ نبی — اوٹھا سر تو سجدہ سے اور کر خوشی

میرا تو تجھی سی تھا مقصد تمام — تجھی سے ہے مطلب تجھی سی ہی کام

محبت سی تیری مین پیدا کیے — یہہ دریا مین دس سب تجھی کو دیے

یکم علم دویم وہ ہی حلم کا — سوم عشق چوتھا ہی خوفِ خدا

اور ہی پانچوان بحرِ رحمت بہی — ششم بحرِ صبر و سخاوت بہی

اور ہی ہفتمین شکر کا بحر جان — دہشتم جو ہی عقل کا اوسکو مان

نہم فقر کا ہیگا دریا تمام — دہم نور کا بحر ہے لاکلام

بہت خوب روشن وہ دُر کی مثال ‏ ‏ رکھا اوسکو پردے میں پھر چند سال

بنا کرکے پھر شکل طاؤس کی ‏ ‏ شجر پر جگہ اوسکو دینی کوئی

پھر اوس نور کا سال ستر ہزار ‏ ‏ رہا اوس شجر پر مدام قرار

وہاں پر رہا نور اتنی برس ‏ ‏ رہا حق کی تسبیح میں ہر نفس

ازاں بعد پھر حق نے تخلیق کی ‏ ‏ عیاں کی بس اک شکل آئینہ کی

ہوا اوسکا بھی اوس شجر پر مقام ‏ ‏ بفرمانِ حق تھا جو وسجا قیام

کیا اوسنی منہ سوے طاؤس جو ‏ ‏ وہ آئینہ اوسکے ہوا روبرو

پڑی اوسپہ طاؤس کی جو نظر ‏ ‏ تو حیران ہوا آپ کو دیکھکر

نہایت جو خوب اپنا دیکھا جمال ‏ ‏ حیا وہ لگا کرنے از ذوالجلال

وہ خوبی کو دیکھ اپنی شرما گیا ‏ ‏ کئے پانچ اوس وقت سجدے ادا

ہوئی فرض پھر پنج وقتی نماز ‏ ‏ نبی اور امت پہ باصد نیاز

خدا نے نظر کی جو پھر نور پر ‏ ‏ عرق میں ہوا غرق وہ سر بسر

خدا سے جو وہ نور شرما گیا ‏ ‏ عرق اوسکو سر تا بپا آ گیا

نور نامہ

نظر کی جو اوس نور نی پھر جدھر — تو چارون طرف نور آیا نظر

کہ آگی بھی نور اور پیچھی بھی نور — وہی دہنی بائین اوسی کا ظہور

وہ تھی چار صحابؓ حق کی ولی — ابوبکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ علیؓ

پھر اوس نور نے سال ستر ہزار — پڑھی حق کی تسبیح بس بیشمار

ہوئی پھر تو پیدا سبھی انبیا — محمدؐ کے اوس نور سی باصفا

جو پھر دیکھا وہ نور شافع امم — تو ارواح پیدا ہوئین کلہم

سبھوں کی یہی آیا پھر دھیان مین — پڑھا کلمہ طیب کو اوس آن مین

ازان بعد پھر اپنی قدرت سی جو — کیا حق نی پیدا جو قندیل کو

خدا کی ہی حکمت کا دریا عمیق — کہ قندیل پیدا کیا از عقیق

وہ تھا لعل سی بھی بہت سرخ تر — جو کی حق نی پھر اوسکی اوپر نظر

تو ظاہر مین دیکھا بہت صاف تھا — او سیطرح باطن مین شفاف تھا

خدائی تو پھر سب قدرت ستی — محمدؐ کی صورت کو تخلیق کی

مگر اوسکی اپنی سی صوت بنا — رکھا اوسمین وہ جو کہ قندیل تھا

کہ ہم تم ہیں دونوں اوسیکی تمام | وہ خالق ہمارا ہی بس لا کلام
کہا نور نے پھر کہ دنیا میں تو | کریگا تو کیا جاکے ای نیک رو
کہا اوسنی جو ہوگی میری مراد | وہی میں کرونگا تو کر اعتماد
کیا نور نی اوس سی پھر یہہ کلام | کہ بندہ کو کیا اپنی مطلب سے کام
کری وہ جو راضی ہو جسمین خدا | کہ خالق وہ ہی اور وہ ہے رہنما
تو عیب اپنی کو دیکھہ کر تو نظر | کہ کیا عیب ہیں تجہہ میں اور کیا ہنر
کہا اوسنی پھر عیب ہے مجہہ میں کیا | اگر عیب ہو تو مجھی دے بتا
دیا نور نی اس کا پھر یہہ جواب | بفرمان حق اوسکو بس با صواب
کہ بندوں کو پیدا کریگا خدا | پلیدی کرین تجہہ میں وہ برملا
یہہ اپھر کریگی تجھے پاک سب | کہ پاکی کا تیری یہی ہی سبب
کہی آب نے نور سے پھر یہہ بات | مگر تو ہی بی عیب ہی پاک ذات
یہہ سنکر کے پھر نور نی یوں کہا | کہ اک پاک بی عیب ہے وہ خدا
کہ بندہ تو پر عیب ہی سر بسر | سزاوار پاکی کا وہ ہی مگر

کہا نور نے بندہ ہی ہر گناہ
پھر اوس سے پکارا کہ [illegible]
محمد رسول و [illegible] لا شریک

رفتن نور پیش فلک

کہا نور وہانسی جو آگے روان
جہان فلک تھی جا پہنچا وہان
کہ تھی عجز اور انکسار [illegible]
سر اوسکی تھی بس خاکسار [illegible]
کیا نور نے [illegible] جا کر سلام
کہا اوسنے بھی [illegible]

کہا نور نے بندہ مین عیب ناک	کہ ہر عیب سے ہے خدا ایک پاک
کیا یاد نبی بھی پھر یان قبول	پکاری خدا اور محمد رسول

رفتن نور پیش آتش

وہان سے جو پھر نور آگے چلا	تو آتش سے جا کر بجوبی ملا
کہا آگ سے پھر تو کہہ اپنا کام	کہ دنیا مین تو کیا کریگی مدام
بہت تجھمین دیکھا ہے کبر و غرور	تجھے اپنا مطلب ہے کہنا ضرور
کہا آگ نے یہہ کہ نور نبی	جو کچھہ مجکو بھاوی کرون مین وہی
کیا نور نے اوس سے پھر یہہ کلام	کہ بندہ کو کیا اپنی مرضی سے کام
کرے وہ کہ راضی ہو جسمین خدا	کہ خالق وہی ہے وہی رہنما
تو عیب اپنے کو دیکھہ اور کر نظر	کہ معلوم ہو تجکو اپنی قدر
کہا اوسنے پھر مجھمین ہے کیا قصور	بتا مجکو تو ای محمد کے نور
کہا آب تو ہی گشندہ ترا	اور ہی تیری قوت دہندہ ہوا
کہا آب نے پھر کہ ای پاک نور	مگر تو ہی ہی عیب سے بے قصور

نور نامہ

کہ ای نور روشن ابدی مرحبا
علیک السلام ای حبیب خدا
[illegible]
ہوا نور اور [illegible]
کہا نور نے دنیا مین [illegible]
کہ ای خاک [illegible]
[illegible]

شہادت

شہادت کا کلمہ پڑھا پھر پکار	کہ معبود بیشک ہی پروردگار
لیا نور نے پھر گلے سے لگا	بغلگیر ہو کر ملا اور کہا
کہ مینے کیا تجھکو بے اختیار	بہت تجھمین ہے عجز اور انکسار
تجھے اول آخر کیا مین قبول	کہ مقصد میرا تو ہی ہی خاک دل
کہا ہی نبی نی یہہ برحق کلام	سنو گوش دل سی تم اسکو تمام
جہانتک کہ جو آدمی زاد ہین	اسی چار عنصر کی بنیاد ہین
کوئی آتشی طبع آبی کوئی	کوئی طبع خاکی و بادی کوئی
جو بادی ہین کرتی ہین کبر و منی	اور آبی جوانمرد ہین ہمتی
جو ہین آتشی طبع ہین وہ بخیل	مروت کی اونمین نہین قال و قیل
مگر ہین جو خاکی وہ مسکین ہین	فقیر اور عاجز ہین بی کین ہین

در بیان اسناد نور نامہ

نبی نی کہا ہی سنو تم بدل	نہ مانے جو کوئی تو ہوگا خجل
میرا نور نامہ جو کوئی پڑھے	سنے گوش دل سی یا گھر دھرے

نور نامہ

خدا اوسکو دیگا ثواب عظیم

نورنامہ

که تو مجکو پڑھکر سناوی تمام
خدا دیگا دونونکو جنت مقام
سنین گی بہم ہو کی جو مسلمین
کریگا خدا سب کو رحمت سی شاد
بلا اور آفت سی ہو در امان
ملی قحط و لرزہ سی اوسکو مہن
اگر زحمتی پر اوسی دم کری
جو علت وجودی سی بیمار ہو
ویا باد لقوی کا ہووی مرض
ویا باد ہو صرع اندر دماغ
پڑہی نورنامہ کو با اعتقاد
اسی طرح اک ہفتہ پیہم کری
یقین ہی که صحت وہ پائی تمام

وہ پڑھکر کی اوسکو کری شاد کام
بر آوین گی سب دین دنیا کی کام
جو ہون اہل دین اور اہل یقین
بر آویگی سب کی دلون کی مراد
کری نورنامہ کو جو حرز جان
رہی تندرست اوسکا سارا بدن
یقین ہی که فی الحال سنعم کری
تپ دق ہویا اور آزار ہو
ویا باد قولنج ہو الغرض
غرض ہو کسی طرحکا اوسکو داغ
وضو کرکے ہو قبلہ رو بامداد
پڑھی نورنامہ کو اور دم کری
مرض اوسکا سب دور ہو لا کلام

روایت عجیب

زبان اونکی گویا تھی از ذکر حق	دہن اونکا تھا نور کا اک طبق
وو دو ہاتھہ تھی اونکی پر از سخا	وو بازو تھی قوت مین لا انتہا
وہ سینہ مبارک تھا پر از صفا	کہ یاقوت جنت سی تھا وہ بنا
کمر اونکی باریک تھی پر ز نور	شکم حلم سی پر تھا ظاہر ظہور
بنی صبر سی اونکی اعضا تمام	رہا اسلئی صبر سی اونکو کام
وو موی مقدس تھے مشک بہشت	ز حکمت خدا پاک آن مو سرشت
تھین حضرت کی وو استخوان نور کی	سراسر ہی جنت کے کافور کی
وہ دل اونکا اخلاص سے تھا بنا	سراپا کہون کیا مین اوس نور کا
عبادت مین حق کے تھی دونون قدم	نہ طاعت سی غافل رہی ایکدم
کہ مین کیا ہون اور کیا ہی میری زبان	صفت جو نبی کی کرون کچھہ بیان
کری جنکی تعریف پروردگار	تو بندہ وہان کیا کری شرمسار
میری فکر کو وان رسائی کہان	سراسر ہی عجز و عقل و زبان
کیا نور نامہ کو اب مین تمام	نبی پر مین بھیجون درود و سلام

نور نامہ

بہت خلق اوسدم تھی حاضر وہان — کہ آئی جو محمود شاہ زمان
لیا نسخہ کو آنکھ سے پھر لگا — دیا بوسہ اور سر کے اوپر رکھا
محمد غزالی سے درخوست کر — یہ نسخہ لیا شاہ نے باوقر
دیا اوسکے شکرانہ مین گنج و مال — فقیرون کو بیوون کو بی قیل و قال
وہ سلطان محمود تھا غزنوی — کہ جسنی کئی جمع عالم سبھی
ہوا اسب کی دعوت کا وہ کاربند — کئی لبسکہ قربان شتر گوسفند
ہر اک کے تئین خلعت و زر دیا — زیادہ علی قدر منصب کیا
اوسی شب کو سلطان محمود نے — اوس اہل سخا صاحب جود نے
پڑھا نورنامہ کو با صد ادب — زیارت نبی کی ہوئی وقت شب
کہا خواب مین شاہ محمود کو — کہ پہنچا تو بھی اپنے مقصود کو
تو بے غم ہوا ای شہ غزنوی — خدا نے کیا تجکو اپنا ولی
تو پڑہ نورنامہ کو جو خوش ہوا — خدا ای کری تجکو جنت عطا
ہوئی آتش دوزخ کی تجہپر حرام — دیا تجکو جنت مین عالی مقام

تمام شد